دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلہ

-: شعبۂ نشر و اشاعت :-

جامعہ دارارقم محمد پور گونتی، ضلع فتحپور (ہسوہ)

یوپی ——— [illegible]

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب ــــــــــ دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر

نام مصنّف ــــــــــ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی مدّ

نام مرتب ــــــــــ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

کتابت ــــــــــ حفیظ الرحمٰن حامد

تعداد اشاعت ــــــــــ پانچ ہزار

سن اشاعت ــــــــــ ١٩٩٩ء

قیمت ــــــــــ ١٠/- روپئے

ملنے کا پتہ

مکتبہ پیام امن محمد پور گونتی ضلع فتح پور، ہسوہ (یوپی)

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ

شعبہ نشرواشاعت جامعہ دارارقم محمد پور گونتی ضلع فتحپور ہسوہ (یو۔پی)

عرض ناشر

دارارقم جو مسلمانوں کی پہلی درس گاہ اور اسلامی مرکز تھا اس کا نام آتے ہی صحابہؓ کی قربانیاں اور اس کا انسانی دنیا پر احسان سامنے آجاتا ہے اور مکہ مکرمہ کی تاریخ کے اوراق کھلتے ہی دارارقم جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا اس کے حالات سامنے آتے ہیں۔ جس سے بعد میں دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والوں کے لیے بڑے بڑے صبر واستقامت کے پہاڑ اٹھانے آسان ہو جاتے ہیں۔

محمد پور گونتی ضلع فتحپور (ہسوہ) جو کڑا سے ١٥ کیلو میٹر کی دوری پر آباد ہے۔ کڑا وہ تاریخی مقام ہے جو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی حفظ اللہ کا قدیم آبائی وطن ہے اس سے ١٥ کیلو میٹر کی دوری پر جہاں علاء الدّین فاروقیؒ نے قیام کرنے کے بعد ہزاروں لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا تھا۔ افسوس کہ آج وہیں جہالت وناواقفیت کے باعث توحید کی آواز

www.abulhasanalinadwi.org

ناما نوس ہوچکی ہے اور دینی مدارس کے نہ ہونے کے باعث مسلم بچے دین سے بیگانے ہورہے ہیں۔ اس لیے شدید ضرورت تھی کہ اس علاقہ میں ایک مرکزی ومعیاری ادارہ قائم ہو جو نہ صرف اس علاقے کے لوگوں کی تعلیمی سہولیات کا ذمہ دار ہو بلکہ پورے علاقے کے مکاتب کا مرکز بن کر دور دراز علاقے تک یہ ایک مثالی ادارہ ہو۔

میں نے اس کا تذکرہ مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی مدظلہٗ و مولانا نیاز احمد صاحب ندوی و مولانا عبد القادر صاحب ندوی مدظلہٗ وغیرہ سے کیا اور اس ادارے کے نام کے سلسلہ میں بھی مشورہ کیا جس میں کئی نام سامنے آئے اس میں چار نام منتخب کر کے مشفق و مربی استاذ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی حفظہ اللہ کے پاس لے گیا کہ ان چاروں میں سے کوئی سا بھی نام منتخب فرما دیں اس پر استاد محترم نے دار ارقم کے نام کو منتخب کرتے ہوئے فرمایا یہی سب سے بہتر نام ہے۔ جسے میں نے حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی مدظلہٗ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت مولانا نے فرمایا کیا ہی خوب نام ہے جس نے بھی منتخب کیا، کیا ہی اچھا انتخاب ہے اس کے بعد برکت کی دعائیں دیں اور اس کی سنگ بنیاد کے لیے ضعف اور صحت کی علالت کے باوجود مجھ ناکارہ ادنیٰ طالب کے اصرار پر ہمت افزائی کے لیے آپ موضع محمد پور گونتی تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے جامعہ و مسجد دار ارقم کا سنگ بنیاد

رکھنے کے بعد تمام علاقے سے آئے ہوئے لوگوں کو مخاطب کر کے دار ارقم ہی کے موضوع پر مفکر اسلام حضرت مولانا مدظلہٗ نے تفصیلی تقریر ۳ر جنوری ۱۹۹۴ء کو محمد پور گونتی ضلع فتحپور (ہسوہ) میں جامعہ دار ارقم کے وسیع میدان میں فرمائی جو تعمیر حیات ۲۵ر مارچ ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کی افادیت کے پیش نظر کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ پاک اسے قبولیت دے کر تمام اہل خیر کو متوجہ کرتے ہوئے جامعہ دار ارقم کی تمام کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد سرور فاروقی ندوی
جامعہ دار ارقم محمد پور گونتی، فتح پور
۳ر رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

www.abulhasanalinadwi.org

دارِ ارقم جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَیَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(سورۂ انفال: ۲۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو خطاب کر کے "وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ" یاد کرو جب تم تھوڑے تھے برائے نام تھے، انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے اور بہت کمزور سمجھے جا رہے تھے جو کمزور کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے وہ تمہارے ساتھ کیا جاتا تھا، تم کو جو چاہتا تکلیف دیتا اور جو چاہتا پریشان کرتا اور تمام روئے زمین پر تم کو کمزور سمجھا جاتا تھا، "فَاٰوٰىكُمْ" تو اللہ نے تم کو پناہ دی "وَاَیَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ" اور تمہاری حفاظت فرمائی اور دستگیری کی، "وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ" اور

تم کو عطا کیں بڑی بڑی نعمتیں تاکہ تم شکر کرو۔

جب میں قرآن مجید کی اس آیت کو پڑھتا ہوں تو ذہن "دار ارقم" اور شعب ابی طالب کی طرف جاتا ہے وہ "دار ارقم" کون سی جگہ تھی؟ "دار ارقم" وہ گھر تھا جس میں مسلمان کفار کی اذیت سے اور ان کی سنگ دلی سے اور ان کے وحشت ناک معاملات سے بچنے کے لیے۔ اللہ کا نام اطمینان کے ساتھ لینے اور نماز ادا کرنے کے لیے پناہ لیتے تھے اور بہت بڑے بڑے جلیل القدر نامی گرامی صحابی وہیں جاکر اسلام لائے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت سیدنا عمر بن خطابؓ بھی وہیں گئے اور انھوں نے بھی کلمہ پڑھا۔ یہ تھا "دار ارقم" جو مسلمانوں کی پناہ گاہ تھا اور شعب ابی طالب وہ جگہ تھی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کو پناہ لینی پڑی اور ان کا مقاطعہ اور بائیکاٹ کیا گیا تاکہ کوئی سودا بیچنے والا ان کے پاس نہ پہنچے کوئی غذائی سامان نہ پہنچائے لیکن اس میں بعض بعض شریف انسان مکہ مکرمہ کے تھے جو کسی طرح سے کچھ غذا پہنچا دیتے جس سے ان کی زندگی قائم رہے ورنہ ان کی موت کا پورا سامان کیا گیا تھا اور چاروں طرف ایسے پہرے بٹھائے تھے اور ایسا حصار قائم کیا تھا کہ باہر کی دنیا سے ان کا کوئی رابطہ اور تعلق نہ پیدا ہو پائے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب تک یہ آیت پڑھی جائے گی جو لوگ

www.abulhasanalinadwi.org

سیرت پاک سے واقف ہیں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک
پڑھیں گے اور جنھوں نے اسلام کی تاریخ پڑھی ہے اور ادیان کی بھی تاریخ
پڑھی ہے ان کو "دارارقم" ضرور یاد آئے گا۔ آج ساری دنیا میں شروع
عہد صحابہ ہی سے اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے زمانے میں اور پھر
سلطنت عباسیہ کے زمانے میں بڑے بڑے محلات بنے خلفائے راشدین
کے زمانے میں تو قیصر وکسریٰ کے محلات تھے لیکن جب بنی امیہ خلافت کی
کرسی پر آئے تو دمشق میں بڑے بڑے محلات بنائے۔ عباسیوں تک جب
خلافت پہنچی تب بغداد میں بڑے بڑے شاندار شاندار محلات بنائے گئے
اور بڑے بڑے علمی مرکز قائم کیے گئے اس کے بعد جب اسلام اسپین میں
گیا اور اندلس میں گیا تو وہاں کے محلات کا اور قصور کا تو کہنا ہی کیا۔ میں
ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اندلس مرحوم اور
اسپین کو دیکھنے کا موقع عطا فرمایا وہاں ہم نے قصر الحمراء دیکھا ایک بہت
بڑے مبصر اور مؤرخ نے بتایا کہ اس کے سامنے تاج محل وغیرہ کی بھی کوئی
حقیقت نہیں ہے اور مغلوں کے محلات بھی اس کے سامنے کم درجے کے
معلوم ہوتے ہیں۔ ہم نے قصر الحمراء بھی دیکھا ہے اور "جامع بنی الزہراء" بھی
دیکھا قرطبہ اور پھر اس کے بعد بڑے بڑے مدارس۔ آج بھی مصر کا
جامع ازہر جو قاہرہ میں ہے اور جو عالم اسلام کا سب سے قدیم تر اور سب سے شاندار

اور سب سے زیادہ کثیر التعداد طلباء کا مرکز ہے۔

میں تو مصر کا جامع ازہر اور پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں معذرت
کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ دیوبند کا دارالعلوم، مظاہر العلوم اور ندوۃ العلماء
جس کا میں خادم اور ناظم ہوں سب اس دارارقم کے سامنے ہیچ ہیں۔

یہ "دارارقم" وہ تھا جہاں سے دنیا میں پھر سے ایمان کی روشنی پھیلی اور
انسانوں کو معلوم ہوا کہ ہم کو کس نے پیدا کیا اور کس لیے پیدا کیا ہمارا خالق
کون ہے اور غرض اور مقصد خلقت کیا ہے "وما خلقت الجن والانس
الا لیعبدون" میں نے جن وانس کو صرف اس لیے پیدا کیا تاکہ یہ میری
عبادت کریں۔ اور اس دارارقم کا جو رقبہ تھا اور اس عمارت کی جو حیثیت
تھی اور اس کی جو وسعت تھی وہ سب اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ اہمیت
تو اس کی ہے کہ وہاں سے کون سی تعلیم دی گئی اور وہاں سے کون سا نور
اور روشنی پھیلی جس سے انسانوں کو اپنے پیدا کرنے والا کا علم ہوا۔

اس سے بڑھ کر غضب، ناشکری اور جہالت کی بات کون سی ہو سکتی
ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے ہی کو نہ جانے، اگر یہ کوئی نہ جانے کہ اس
مدرسہ میں انتظام کس نے کیا اور یہ جلسہ کس نے کیا اور اس میں اتنے دور
دور سے لوگ آئے اور ہمارے دارالعلوم کے مدرسین بھی جن کا جانا ہر
جگہ آسان نہیں ہوتا لیکن ان کو کس نے بلایا، اور اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں کھانے پینے کی دعوت ہونے والی ہے یا نکاح ہونے والا ہے تو آپ سب یہ کہیں گے کہ اس کی عقل کو کیا ہوگیا ہے یہ اتنا نہیں جانتا کہ سنگِ بنیاد پڑتی ہے۔

لیکن انسان کھائے پیے بڑا ہوا اور اس کی نسل چلے اور بعض اوقات علم میں آسمان کے تارے توڑ لائے اور بڑے بڑے سمندر و صحرا طے کرلے لیکن اپنے پیدا کرنے والے ہی کو نہ پہچانے، اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہو سکتی ہے لیکن دنیا میں یہی ہو رہا تھا۔ کروڑوں انسان اپنے پیدا کرنے والے کو نہیں جانتے تھے۔ باپ کو جانتے تھے لیکن باپ کو کس نے پیدا کیا پھر اس کے باپ کو کس نے پیدا کیا؟ پھر اس کو اور حضرت آدمؑ تک چلے جائیے یہ کوئی نسب نامہ نہیں ہے لیکن ہم کو کس نے پیدا کیا؟ کائنات کو کس نے بنایا، زمین و آسمان کی کس نے خلقت کی، پہاڑ کس نے کھڑے کیے، یہ باغ کس نے اگائے؟ اور روزی کون دیتا ہے؟ اور اچھی بری تقدیر کس نے بنائی ہے اور کون موت و زندگی کا مالک ہے؟ آج اگر کوئی شخص ہندی نہیں پڑھا ہے تو لوگ کہیں گے کہ "ان پڑھ" ہے اور اگر اردو نہیں پڑھا ہے تو مسلمانوں کے حلقہ میں ناخواندہ کہیں گے اور عربی نہیں پڑھا ہے تو عرب کہیں گے اُمّی ہے جاہل ہے لیکن اس سے بڑھ کر کیا جہالت ہو سکتی ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے ہی کو نہ جانے کہ وہی عبادت کا

مستحق ہے دنیا اس سے بالکل ناآشنا تھی اور پھر اس کے بعد یہ حالت تھی کہ انسان کا خون ان کے نزدیک کوئی چیز ہی نہیں تھا۔ عربی میں ایک شعر ہے ؎

إذا المهرة الشقراء أدرك ظهرها

فشبّ الإله الحرب بين القبائل

اس سے عربوں کا مزاج سمجھئے اور ان کے سوچنے کا طریقہ کہ شاعر اپنے وقت کا پڑھا لکھا ہوتا ہے کہتا ہے کہ جب میرا گھوڑا جو سرخ رنگ کا ہے اس کی پیٹھ کراری ہو جائے اور سخت ہو جائے تو اللہ کسی نہ کسی قبیلہ میں جنگ چھیڑ دے تو میں اپنے جوہر دکھاؤں اسے شرم نہیں آئی کہ صرف اپنے گھوڑے کی تیزی دکھانے اور اپنی تلوار کی کاٹ دکھانے اور اپنا نام پھیلانے کے لیے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی بہانے سے ان قبائل میں لڑائی چھیڑ ہی دے۔ بس پھر مزے آئیں گے یہ ان کی عقل کا حال تھا اور اللہ کے علاوہ سیکڑوں چیزوں کی پوجا کی جا رہی تھی۔ ہم نے ہندوستان کے آثار قدیمہ، گجرات اور بڑے بڑے دور دراز علاقوں میں مہاراشٹر میں ہر جگہ دیکھے ہیں کہ دریا بھی پوجے جاتے تھے اور بعض جانور اور بلکہ ہم نے تو بعض آثار قدیمہ میں انسان کے اعضاء تناسل کی تصویر بھی دیکھی تو معلوم ہوا کہ کسی دور میں ان کی بھی پرستش ہوتی تھی۔ اور انسانوں کے ساتھ

www.abulhasanalinadwi.org

انسانوں کا کیا سلوک تھا کہ کسی کی جان، جان نہیں سمجھی جاتی تھی اور کسی کی عزت عزت نہیں سمجھی جاتی تھی عورتوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا؟

"وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ" بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے کہ یہ بڑے جھگڑے کی چیز ہے کہ کہیں شادی ہوگی پھر ہماری طرف نسبت کرنی پڑے گی کہ یہ داماد ہیں۔ ان کی یہ بیٹی ہے اس لیے زندہ ہی درگور کر دیتے تھے، ہنستی بولتی بچی کو اپنے ہاتھوں سے زمین میں گڈھا کھود کر جلدی سے مٹی ڈال دیتے کہ کہیں رحم نہ آجائے اس وقت انسانیت اپنے زوال، اپنے تنزل، اپنی پستی کے بلکہ حیوانیت کے آخری درجے تک پہنچ چکی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر خاتم الرسل ؐ کی بعثت فرمائی آپ نے مکہ معظمہ میں دعوت پیش کی تو سارا شہر دشمن ہوگیا۔ اور آپ کے خون کا پیاسا ہوگیا۔ اس وقت ایک اکیلے اللہ کا نام لینا مشکل ہوگیا جب آپ ؐ حرم شریف میں نماز پڑھتے اور دعا کرتے تو آپ پر اوجھڑی ڈال دی جاتی اور نہ جانے کیا کیا چیزیں ڈالی جائیں اور پتھر اور ڈھیلے بھی آپ پر پھینکے جاتے جب آپ راستے سے گزرتے تھے اس وقت دار ارقم ہی ایک جگہ تھی کہ جہاں پناہ لیتے تھے مسلمان، اور ان کو کلمہ پڑھنا ہوتا تھا تو وہاں چلے جاتے تھے اور اسلام لاتے اور نمازیں پڑھتے یہ تھا اس وقت کا نقشہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دین کے ذریعہ "مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ" اندھیروں سے

روشنی کی طرف نکالا یہاں پر ظلمت کا لفظ نہیں کہا قرآن نے اس لیے کہ ظلمتیں ہزار ہو سکتی ہیں لیکن نور ایک ہی ہوگا، عربی زبان کے جو عالم ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ پورے قرآن میں نور کی جمع کہیں نہیں آئی یہاں تک کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ نور کی جمع بلاغت کے خلاف ہے نور کی جمع انوار ہو سکتی ہے لیکن اس لیے نہیں آئی کہ نور ہے ہی ایک، جب کوئی چیز ایک ہو تو اس کی جمع ہو ہی نہیں سکتی اگر کہیں مثلاً ایک عالم ہو تو یہ نہیں کہیں گے کہ یہاں علماء ہیں، ایک حافظ ہے تو یہ نہیں کہیں گے کہ یہاں حفاظ ہیں اور اگر ایک مدرسہ ہو دار ارقم جیسا، ہمیں معلوم نہیں غالباً اس کے آس پاس کوئی بڑا مدرسہ نہیں ہوگا تو سارے قرآن مجید میں ظلمت کو جمع کے لفظ سے لایا گیا ہے۔ "یخرجکم من الظلمات" اللہ تعالیٰ تم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکال کر لایا ہے تو نور ایک ہے اور وہ نور عرصہ کے بعد تقریباً ۵ یا ۶ سو سال کے بعد حضرت عیسیٰ ؑ کے آسمان پر تشریف لے جانے کے بعد اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو جانے کے بعد تقریباً ۵ سو یا ۶ سو سال نکلتے ہیں کہ نور پہلی مرتبہ چمکا اور مکہ معظمہ سے چمکا اور دار ارقم اس کی پناہ گاہ بن گیا اور وہی مسلمانوں کا مرکز بن گیا پھر اس کے بعد یہ نور تمام دنیا میں پھیلا اور آج اس کو پھر پھیلانے کی ضرورت ہے کہ آج بہت سے ملکوں کی آبادی میں یہاں تک کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک امریکہ

www.abulhasanalinadwi.org

اور برطانیہ جیسے ملکوں کو دیکھا ہے کہ جیسے نہ دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا ہے
نہ اسے مرکر کہیں جانا ہے اور نہ حساب دینا ہے ہم نے واشنگٹن میں ایک
تقریر میں کہا تھا جب قاری صاحب نے یہ آیت تلاوت کی "لولا اذ دخلت
جنتک قلت ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ" ایسا کیوں نہیں ہوا، دو بھائی
تھے دو دوست تھے ایک کے کچھ باغات تھے کچھ کھیتی تھی ایک کچھ پیسے
والا تھا وہ فخر کرنے لگا کہ میرے پاس یہ اور یہ ہے تو دوسرے نے کہا ارے
تم جب اپنے باغ میں آئے تھے ایسے پھلتے پھولتے باغ میں گلزار میں آئے
تھے تو اللہ کو یاد کرتے اور یوں کہتے "لولا اذ دخلت جنتک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"
اللہ جو چاہے جس کو چاہے دے تو ہم نے کہا آج امریکہ کا یہی حال ہے
کہ اللہ نے سب نعمتیں دی ہیں لیکن کوئی ماشاء اللہ کہنے والا نہیں ہے یہ
کوئی نہیں کہتا کہ یہ اللہ کی دین ہے یہ اللہ نے دیا ہے ہم کو۔

آج بھی دنیا میں بہت سے ترقی یافتہ ممالک ہیں کہ وہاں نہ اپنے
خالق کی پہچان ہے اور نہ پیدا کرنے والے کی، اگر ہے تو عیسائیوں میں کہ
ہاں ہم کو اللہ نے پیدا کیا "گاڈ" کہیں یا اور کچھ کہیں، مختلف ملکوں میں
الگ الگ نام ہیں لیکن اس کی ہدایت پر چلنا اس کو راضی کرنا اس کے
خلاف کرنے میں ڈرنا، اور بچنا اور اس کے پیدا کیے ہوئے انسانوں کو
اپنا بھائی سمجھنا ان کی عزت کرنا اور ان کی مدد کرنا جب کوئی ایسا موقع آئے

مدد کرنے کا۔ ان کی حفاظت کا، ان کو ہلاکت سے بچانے کا، تو آگے بڑھنا یہ
سب چیزیں پورے پورے ملک میں بعض جگہ نہیں پائی جاتیں۔ یہ سب
فیض ہے نبوت محمدیؐ کا اور نور محمدیؐ کا اور وہی دار ارقم اور شعب ابی
طالب کی قربانیوں کا، بدر، احُد، حنین اور جو غزوات ہوئے ہیں ان سب
کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج اسلام کو اتنا دنیا میں پھیلا دیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے میدان بدر میں فرمایا تھا یا اللہ یہ مٹھی بھر لوگ ہیں ان میں
مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے اگر گنتی پر فیصلہ ہو یا ہتھیاروں پر فیصلہ
ہو یا جنگ کے تجربہ پر فیصلہ ہو تو یہ مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن ایک بات
حضورؐ نے فرمائی اور یہ آپ ہی فرما سکتے تھے، ہر ایک کی جرأت نہیں ہے
"وان تہلک ۔ ۔ ۔" میں کہتا ہوں کہ اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک
کردیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ چھوڑ دو اسباب پر کہ اگر طاقتور ہیں تو کمزوروں
کو ختم کردیں یہی دنیا میں اکثر ہوتا ہے۔ "وان تہلک ہذہ العصابۃ
لن تعبد" اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کی ہلاکت کا فیصلہ فرمالیا تو ایک
کی یعنی تیری عبادت نہیں ہوگی، یعنی عبادتیں تو ہوں گی لیکن تنہا تیری
عبادت نہیں ہوسکے گی، یہ آپ ہی فرما سکتے تھے یہ آپ ہی کا مقام تھا،
لیکن یہ واقعہ ہے تاریخ اس کی تصدیق کرتی ہے کہ آج یہی خدائے واحد
کا نام لینے والی امت جو کہتی ہے لا الہ الا اللہ خدا کے سوا کوئی معبود

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں، کوئی خالق نہیں، کوئی نفع وضرر کا مالک نہیں کوئی قسمت بنانے بگاڑنے پر قادر نہیں، کوئی جِلانے مارنے کی طاقت رکھنے والا نہیں کوئی رزق دینے والا نہیں یہ صرف یہی اُمّت کہتی ہے اور آج ضرورت ہے دو چیزوں کی ایک تو اس کی کہ اپنے اندر اس ایمان کو تازہ کیا جائے اور اس نور کو پہلے اپنے قلب ودماغ میں بسایا جائے پھیلایا جائے اور اس کے بعد اُس کو باہر نکالا جائے وہ نور دوسروں تک پہنچے جہاں تک تعلق ہے نجات کا نجات کے لیے شاید کافی ہو جائے لیکن رفع درجات کے لیے کافی نہیں ہے اس کے لیے ضرورت ہے دوسروں میں کوشش کرنے کی کہ اپنے آس پاس کے گاؤں میں جو ہمارے غیر مسلم بھائی رہتے ہیں انسانیت کے لحاظ سے ہمارا ان سے رشتہ ہے اور ان کا ہم سے رشتہ ہے، ہم ان تک بھی خدا کا پیغام پہنچائیں۔ ان کو بھی اپنے پیدا کرنے والے ایک خدائے واحد کی معرفت عطا کرنے اور ان کو یہ یقین دلانے کی کوشش کریں کہ اس کائنات کا زمین وآسمان کا اور ان سارے ملکوں کا خشکی وتری کا اور پہاڑوں اور دریاؤں کا درختوں اور پھلوں یا جو کچھ بھی ہے جن کو اپنے اپنے وقت پر معبود بنایا گیا سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہے ایک وہی جلاتا اور مارتا ہے یحی ویمیت وہی رزق دیتا ہے تو ان دو چیزوں کی ضرورت ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ جب ہم نے دارارقم کا بورڈ (بینر)

لگا ہوا دیکھا تو اس پر یہ مضمون ہمارے ذہن میں آیا کہ دارارقم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آج وہ کسی بڑے سے بڑے دار العلوم اور جامعہ "اسلامک یونیورسٹی" کی دانش گاہ کا کسی تحقیقی مرکز کا کسی کا کوئی احسان کوئی نسبت نہیں، ایک اور سو کی بھی نہیں ہے جو دارارقم سے اللہ تعالیٰ نے فیض پہنچایا یہ بہت مبارک نام ہے لیکن ضرورت ہے کہ ایسے دارارقم کئی بنیں وہ تو ایک تھا لیکن یہ کہ معنوی حیثیت سے اور دعوت ومقصد کی حیثیت سے جا بجا دارارقم ہونے چاہییے مدارس ومکاتب ہونے چاہیۓ اس کام میں پہلا کام یہ ہے کہ مسلمان بچوں کو وہ ذریعہ حاصل ہو جائے جس سے وہ دینی کتابیں پڑھ سکیں اللہ اور رسول سے واقف ہو سکیں ان کا زیادہ تر ذخیرہ اردو میں ہے جو عربی کے بعد سب سے زیادہ علمی ذخیرہ اور دینی ودعوتی ذخیرہ ہے ہماری معلومات کے اعتبار سے وہ اردو میں ہے، اُردو فارسی سے بڑھ گئی اردو یا عربی نہیں ہے یا پھر اس کے بعد اردو میں ہے اور اردو میں بھی بعض بعض ایسی چیزیں ہیں کہ عرب ترجمہ کرنے کے خواہش مند ہیں ہم سے بارہا کتنی کتابوں کے متعلق لوگوں نے کہا جب کہ سیرۃ النبیؐ کے متعلق کہا اور خطبات مدراس کا ترجمہ تو ہو چکا ہے۔ بچوں کو وہ تعلیم دیجئے جس سے وہ بے تکلف اُردو پڑھ سکیں قرآن شریف کی تلاوت کر سکیں اور کفر وایمان کا، توحید و شرک کا فرق سمجھ سکیں اور معصیت وطاعت کا فرق سمجھ سکیں اللہ کے محبوب

www.abulhasanalinadwi.org

پیغمبر حضورؐ کے حالات پڑھ سکیں اور معلوم کر سکیں اور دوسروں کو بتا سکیں یہ رسم الخط یعنی "اسکرپٹ"، یہ کنجی ہے یہ ایک بڑے مغربی مؤرخ فلسفی نے لکھا ہے کہ اب کسی کتب خانے کو جلانے کی ضرورت نہیں جیسا کہ بعض زمانوں میں ہوا ہے اور جیسا کہ لوگوں نے مسلمانوں پر بھی الزام لگایا ہے، اسکندریہ کتب خانہ کے متعلق اور وہ غلط ثابت ہوا۔ تو اب کسی کتب خانے کو جلانے کی ضرورت نہیں اب صرف رسم الخط بدل دینا کافی ہے ہم نے ترکی میں دیکھا ہے پوری نسل عربی رسم الخط سے عربی کتابوں کو براہ راست پڑھنے سے قاصر و محروم ہے۔

ایک کام تو یہ کہ بچوّں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا ذریعہ "کنجی" ان کو دی جائے، کنجی کیا ہے؟ وہ ہے اردو کی تعلیم، اُردو لکھنے پڑھنے کی قابلیت ہو پھر اس کے بعد اللہ توفیق دے تو عربی مدارس میں بھیجئے، اس طرح مکاتب قائم کیجئے اور جال پھیلا دیجئے پھر اس کے بعد علم کی تکمیل کے لیے ایسے لوگوں کا انتخاب کیجئے جو ذہین ہوں محنتی ہوں سعید ہوں ان کو بھیجئے کسی بڑے مدرسہ میں تاکہ وہ اس قابل ہوں کہ وہ آپ کو مسئلہ بتا سکیں اور آپ کو حلال و حرام کا فرق بتا سکیں۔ کہیں آپ سے ناواقفیت میں کوئی غلطی نہ ہو جائے، روزے نماز کے مسائل اور نماز سیکھنا سکھانا بھی ہوگا، اور پھر نکاح و طلاق کے مسائل ہیں اور عائلی زندگی کا قانون ہے

یہ سب اس میں رہنمائی کر سکیں اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ و رسول کی باتیں بتا سکیں جس سے آپ کا ایمان تازہ ہو۔ اپنے آس پاس کے جو غیر مسلم بھائی ہیں ان کو آپ اسلامی اخلاق کا نمونہ دکھائیں ان کو یہ محسوس کرائیں کہ کیا مسلمان ایسے بھی ہوتے ہیں۔ اس موقع پر ہم نے انگلستان میں بھی سنایا تھا کہ حضرت سید احمد شہیدؒ ممکن ہے کہ کچھ لوگ ان کی جماعت میں ان کے اطراف کے بھی شامل ہوئے ہوں جب انھوں نے پشاور فتح کیا تو وہاں کئی دن ٹھہرنا پڑا۔ ایک دن ایک پشاور کے پٹھان نے ہندوستان کے ان قصبات کے کسی مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ او ہندوستانی بھائی آپ سے ایک بات پوچھتے ہیں صحیح صحیح بتائیے گا کہ ہندوستان کے لوگوں کی دور کی نگاہ کمزور ہوتی ہے انھوں نے کہا، نہیں کمزور ہوتی، کہا نہیں ضرور کمزور ہوتی ہے، انھوں نے کہا نہیں خدا کا شکر ہے کسی کی کمزور ہو تو ہو، لیکن عام طور سے کمزور تو نہیں ہوتی اور نہ کوئی خصوصیت ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ آپ پوچھ کیوں رہے ہیں۔ اس پٹھان نے ہندوستانی مسلمان سے کہا یہ کوئی پوچھنے کی بات نہیں ہے۔ آج تک کسی نے نہیں پوچھا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں تو کہا ہم آپ لوگوں کو جانتے ہیں کہ آپ میں سے کوئی دو برس کا نکلا ہوا ہے کوئی چھ ماہ سے اپنے گھر والوں، بیوی، بچوّں کو چھوڑ کر آیا ہے اور آپ جوان بھی ہیں اور ایسے جوان ہیں مضبوط کہ لڑنے کے لیے جہاد کے لیے

www.abulhasanalinadwi.org

نکلے ہیں ہم نے آپ میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو یہاں کسی عورت کو تاک رہا ہو کسی نامحرم کو دیکھ رہا ہو اور دوسری فطری بات تھی کہ اگر اس طرح لذت حاصل کر لیں لیکن یہ بھی نہیں تو ہم نے فیصلہ کیا کہ آپ لوگوں کو شاید دور کی چیز نظر ہی نہیں آتی، جواب میں کہا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم" مومنوں سے ایمان والوں سے کہدو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور یہ ہمارے جو امام اور مرشد ہیں ان کی صحبت کا فیض ہے۔

اس لیے آپ بھی اپنے اخلاق میں افتخار و امتیاز پیدا کریں کہ آپ کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ مسلمان یہ نہیں کرے گا اس سے اطمینان ہو۔ دوسری بات یہ کہ یہ احساس دلائیں کہ وہ جانیں کہ ان کا پیدا کرنے والا کون ہے کہ وہی عبادت کا مستحق ہے وہی نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے اس کا نام لینے سے فائدہ ہے یہ دوسرا فرض ہے آپ کا یہ فریضہ بھی دار ارقم سے ادا ہوا تھا۔ خدا کرے دار ارقم اس ہدایت کا اس توفیق کا مرکز بن جائے اور جا بجا ایسے دار ارقم بنیں چاہے نام مختلف ہوں لیکن مقصد ایک ہو اور کام ایک ہو کہ پہلے اپنے بچوں کو دین کی تعلیم دینا اور ان چیزوں سے بچنے کی ان میں صلاحیت پیدا کرنا جو خدا کے عذاب کا مستحق بناتی ہیں اور جہنم واصل کرتی ہیں ان چیزوں سے نہ صرف دور رہیں بلکہ ان سے

ڈر ہو، خوف ہو اور وہ طہارت کی، انسانیت کی اور شرافت کی اور پھر ایمان اور دین کی زندگی گزاریں اور پھر یہ روشنی ہمارے آس پاس پھیلے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہماری مطبوعات

نام کتاب	مصنّف	زبان	قیمت
(۱) آؤ نماز کی اور	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی	ہندی	-/۵
(۲) انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون	〃	〃	-/۵۰
(۳) پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	〃	〃	-/۱۵
(۴) اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	〃	〃	-/۱۵
(۵) اذان کی واستوکتا اور اس کا مہتو	〃	〃	-/۵
(۶) اسلام؟	〃	〃	-/۵
(۷) حضورؐ کی پاکیزہ زندگی	〃	〃	-/۱۵
(۸) حضورؐ کی سیرت کے انمول موتی	〃	〃	۱۵

نام کتاب	مصنّف	زبان	قیمت
(۹) حضورؐ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	〃	〃	-/۱۵
(۱۰) اسلام کے بکھرے ہوئے موتی	〃	〃	-/۱۰
(۱۱) تفسیر سورۂ فاتحہ	〃	〃	-/۱۵
(۱۲) عمّ پارہ کے مختلف سورتوں کی تفسیر	〃	〃	—
(۱۳) غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	〃	اردو	-/۱۵
(۱۴) ہندتو کے عقائد اور ان کی تنظیمیں	〃	〃	-/۱۵
(۱۵) دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر	حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی (مرتب مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)		-/۱۰
(۱۶) یکساں سول کوڈ اور مہیلاؤں کے ادھیکار	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (ہندی ترجمہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)	(ہندی)	-/۱۵
(۱۷) مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے	مولانا محمد الحسنیؒ (ہندی ترجمہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)		-/۱۰
(۱۸) قادیانیت نبوت محمدیہ کے خلاف بغاوت	محمد بن عبداللہ السبیل (امام حرم) (ہندی ترجمہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)		-/۱۰

www.abulhasanalinadwi.org

(۱۹) اسلام میں مذہب زبردستی نہیں — حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی — ۵/-
(ہندی ترجمہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

(۲۰) وندے ماترم اور مسلمان — حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی — ۵/-
(ہندی ترجمہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

(۲۱) اللہ کے پیارے نبی — صادقہ عشرت، ہمشیرہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی — ۱۰/-

(۲۲) عیدالاضحیٰ اور اسکے مسائل — صادقہ عشرت ہمشیرہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی — ۲/-

(۲۳) زادسفر کا ہندی ترجمہ — زیر طبع

www.abulhasanalinadwi.org